کارکن ہونے کے جرم میں سالہا سال تک ناصری ظلم و بربریت کی چکی میں پستا رہا۔ اس نے اپنے مصائب و آلام کی خونچکاں داستان بڑے سادہ اور رنگین انداز میں بیان کی ہے۔ اس کا ایک ایک صفحہ پڑھتے ہوئے جسم پہ کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ بے پناہ غیر انسانی مظالم کے باوجود احمد رائف اور اس جیسے دوسرے مظلومین نے کسی حالت میں بھی حق و صداقت اور صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تو دل سے بے اختیار ان مردانِ حق کے لیے آفرین نکلتی ہے۔ صبر و رضا کے ان پیکرانِ جمیل کے اخلاص فی الدین نے شمع رسالت کے ان پروانوں کی یاد تازہ کر دی جو دعوتِ حق کی ابتداء میں مشرکین کے ہولناک جور و تعدّی کا نشانہ بنے لیکن ایک لمحہ کے لیے بھی جادۂ حق سے ہٹنے کا خیال تک دل میں نہ لائے۔

کتاب کا ترجمہ شستہ اور رواں دواں ہے فی الحقیقت اس پر ترجمے کا گمان نہیں ہوتا فاضل مترجم ایسے عمدہ ترجمہ کے لیے تحسین کے مستحق ہیں۔ صوری و معنوی خوبیوں سے مالا مال یہ کتاب دس روپے میں بالکل ارزاں ہے۔ ہمیں امید ہے کہ علمی اور ادبی حلقوں میں اس کتاب کی خاطر خواہ پذیرائی ہو گی۔

(۷)

کتاب	لعل و گہر
مصنف	رضیہ سلطانہ چمن دہلوی
ضخامت	۹۶ صفحات
کتابت، طباعت	عمدہ ـ سفید کاغذ
قیمت	ساڑھے چار روپے
ملنے کا پتہ	مکتبہ چراغ اسلام ـ اردو بازار لاہور

یہ کتاب بے شمار مشاہیرِ عالم کے ایسے اقوالِ زریں کا مجموعہ ہے جو جادۂ حیات میں انسان کی قدم قدم پر رہنمائی کرتے ہیں اور اس کو فوز و فلاح کی منزل پہ پہنچانے کے ضامن بنتے ہیں۔ محترمہ رضیہ سلطانہ چمن دہلوی نے یہ اقوال بڑی محنت اور خوش ذوقی سے مرتب کیے ہیں۔ اندازِ بیان بڑا دلنشین اور جامع ہے۔ ان اقوال کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

گزری ہوئی عمر کو اپنے ضمیر کے آئینہ میں دیکھو۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ کمان مشرق کی طرف کھینچی جائے اور تیر لگے مغرب کی طرف۔ پست ہمت آدمی اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ آدمی خود برا نہیں ہوتا اس کا فعل اس کو برا بنا دیتا ہے۔ نیکی کی خوشی ہر خوشی سے بالاتر ہے۔ ذلت کو